

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# زکوٰۃ المسلمین

[www.sirat-e-mustaqeem.net](http://www.sirat-e-mustaqeem.net)

مسعود احمد  
امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین  
(رجسٹرڈ)

کتابت	.....	عبدالحفیظ
سال طباعت	.....	۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء
اشاعت	.....	دوم
تعداد	.....	ایک ہزار
قیمت	.....	تین روپے
مطبع	.....	

شائع کردہ :-

# المستأمن جماعت امین

مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، نار تھنا ظم آباد (بلاک جی)

کراچی ۳۳

فون نمبر ۲۱۱۸۱۳

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین رجسٹرڈ

(رجسٹریشن نمبر ۲۱۶۳ - ۶۵ - ۶۶ / ۳۶۶ - ۱۹۸۵) محفوظ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	مقدمہ - .. .. .	۶
۲	زکوٰۃ فرض ہونے کے شرائط - ..	۸
۳	نصاب کی تعریف - .. .. .	۹
۴	مختلف اشیاء کا نصاب - ..	۱۰
۵	زکوٰۃ کی شرح - .. .. .	۱۲
۶	زکوٰۃ کس کو دی جائے - .. .. .	۲۵
۷	زکوٰۃ کے مصارف - .. .. .	۲۵
۸	متفرق مسائل .. .. .	۲۷
۹	زکوٰۃ الفطر .. .. .	۳۶
۱۰	اسلام کا معاشی نظام .. .. .	۳۸



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نوٹ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے اُن کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہے :-

- ① صحیح بخاری مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر (رمضان ۱۳۷۷ھ)
- ② صحیح مسلم مطبوعہ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاءہ بمصر۔
- ③ جامع ترمذی مع اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع فیض منبع منشی نو لکھنؤ
- ④ لکھنؤ ۱۹۲۹ء۔
- ④ ابوداؤد مطبوعہ مطبع مجتباتی، دہلی۔
- ⑤ نسائی مطبوعہ مطبع رحیمیہ، دہلی ۱۳۵۰ھ
- ⑥ ابن ماجہ مطبوعہ مطبع التلازیہ بمصر
- ⑦ دارقطنی مطبوعہ مطبع انصاری، دہلی
- ⑧ صحیح ابن خزمیہ مطبوعہ المکتب الاسلامی
- ⑨ المستدرک للحاکم مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۳۹۸ھ
- ⑩ عون المعبود وشرح سنن ابی داؤد مصنفہ شمس الحق العظیم آبادی شائع کردہ نشر السنۃ بیرون بوہرگیہ۔ لبنان مطبوعہ ۱۳۹۹ھ

- ⑪ ”بلوغ“ سے مراد بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی مسند امام احمد کی تبویبی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الامانی بھی انہی کی لکھی ہوئی ہے۔ (مطبوعہ مصر ۱۳۷۱ھ)
- ⑫ ”مرعاة“ سے مراد ”مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“ ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبید اللہ مبارک پوری کی تصنیف ہے۔ (المکتبۃ الاثریہ ۱۳۸۲ھ)
- ⑬ ”نبیل“ سے مراد ”نبیل الاوطار شرح منتهی الاخبار“ ہے جو امام شوکانی کی تصنیف ہے۔ (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر ۱۳۲۷ھ)
- ⑭ ”التعلیقات“ سے مراد التعلیقات للالبانی علی مشکوٰۃ ہے۔
- ⑮ ”فتح“ سے مراد ”فتح الباری شرح صحیح بخاری“ ہے۔ (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر ۱۳۷۸ھ)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مقدمہ

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اُس مال کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے محض اس کو خوش کرنے کے لئے ہر سال یا ہر فصل پر ایک خاص شرح سے بیت المال میں جمع کیا جائے۔ اس مال کو زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا دینا بقیۃ مال کو پاک و طیب بنادیتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر کثرت کے ساتھ نماز کے ساتھ آتا ہے۔ اگر کافر ایمان کا دعویٰ کریں اور نماز پڑھنے لگیں تب بھی ان سے جنگ بند نہیں ہوگی جب تک وہ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ  
فَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ  
وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوا  
وَأَحْصِرُوا لَهُمْ وَأَقْعُدُوا  
لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ فَإِنْ تَابُوا  
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا  
الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ  
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

پھر جب (امن یا صلح کی مدت گزر جائے  
اور) حرمت والے مہینے بھی گزر جائیں تو  
مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو گرفتار  
کرو، ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کے مقام  
پر ان کی گھات میں بیٹھے رہو، ہاں اگر وہ  
(کفر سے) توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ  
ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی جنگ  
بند کر دو) بے شک اللہ معاف کرنے والا،  
اور رحم کرنے والا ہے۔

(التوبہ - ۵)

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی کوئی شخص اسلامی معاشرہ میں دوسرے مؤمنین



کے ساتھ اسلامی رشتہ اخوت میں منسلک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ دینی بھائی کی حیثیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-  
 لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِثْرًا (یہ بشرکین) مومن (کے معاملہ) میں نہ قرابت  
 وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ○ فَإِنْ تَابُوا  
 وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ  
 فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفُصِلُ  
 الْاُیْتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○  
 (التوبة - ۱۰ و ۱۱)

وہ لوگ ہیں جو (عدل و انصاف کی تمام حدود سے) تجاوز کر جاتے ہیں لیکن (اے ایمان والو) اگر یہ لوگ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (پھر ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو)۔ سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنے احکامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہے ہیں (تاکہ ان کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو)۔

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا ایمان لانا اور نماز پڑھنا اس کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کافی نہیں اور نہ اُسے دینی بھائی سمجھا جائے گا۔

ایمان کا تعلق عقیدہ سے ہے۔ نماز کا تعلق جسم سے ہے اور زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے سیاسی و معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ زکوٰۃ ہی سے جنت کے لئے ساز و سامان فراہم کیا جاتا ہے اور زکوٰۃ ہی سے مسلمانوں کے معاشی نظام کو مستحکم کیا جاتا ہے تو یا زکوٰۃ اسلامی حکومت کی بقا کی ضامن اور اسلامی اخوت اور ہمدردی کا عملی مظاہرہ ہے۔



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے دو شرطیں ہیں :-

- ۱۔ پہلی شرط : زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحبِ نصاب ہونا،
  - ۲۔ دوسری شرط : اگر مال ہو تو جمع شدہ مال پر پورا سال گزرنا،
- اگر زمین کی پیداوار ہو تو فصل کا تیار ہونا اور کاٹا جانا۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى يكون لك عشرون ديناراً **عليها الحول** فقيل **ما الحول** وبنار (رواه ابو داود في كتاب الزکوٰۃ عن علي بن رزق ۲۲۸) وسنده صحيح۔ نيل الاوطار جز ۴ ص ۱۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة: (صحيح بخاری كتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جز ۲ ص ۳۴) وصحيح مسلم كتاب الزکوٰۃ جز ۱ اول ص ۳۹)۔

۲۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ **وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ** (الانعام - ۱۴۱)۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل (صحيح بخاری كتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل جز ۲ ص ۱۵۶)



# نصاب کی تعریف

نصاب سے مراد مال یا پیداوار کی وہ کم سے کم مقدار ہے کہ جب تک مال یا پیداوار اُس مقدار میں نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب سے کم ہو تو اُس مال یا پیداوار پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ ہو تو پورے مال یا پوری پیداوار پر زکوٰۃ لی جائے گی۔<sup>۱</sup>

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَا تَوَاصَدَقَتِ الرِّقَّةُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهِمَا خُمُسَةٌ دِرْهَمٌ (رواہ ابوداؤد عن علیؓ فی کتاب الزکوٰۃ جزر اول ص ۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جز ۲ ص ۱۱۸) وفی روایت لیس فی ما دون مائتین زکوٰۃ (نسائی)۔ کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزر اول ص ۲۶۶ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جز ۲ ص ۱۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فإذا كانت سائمة الرجل ناقصة من أربعين ثاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جز ۲ ص ۱۲۶)



# مختلف اشیاء کا نصاب

اونٹوں کا نصاب | اونٹوں کا نصاب پانچ اونٹ ہے۔ ۱۰

گایوں کا نصاب | گایوں کا نصاب تیس گائیں ہے۔ ۱۱

بکریوں کا نصاب | بکریوں کا نصاب چالیس بکریاں ہے۔ ۱۲

نوٹ :- مرغیوں کا کوئی نصاب مقرر نہیں، ان کو غالباً عام مال میں شمار کیا جائے گا۔

چاندی کا نصاب | چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ چاندی ہے (یعنی تقریباً ۵۲ ۱/۲ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی)۔ ۱۳

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ما دون خمس ذود صدقة من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزر ۲ ص ۱۲۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزر اول ص ۳۹)

۱۱ عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین بقرة تبتیاً (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزر اول ص ۳۹۸۔ نیل الاوطار جزر ۴ ص ۱۱۱ و روی نحوه الترمذی وحسنہ۔ جامع ترمذی جزر اول ص ۱۹۵)

۱۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعین شاة واحدة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۲۶)

۱۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیس فی ما دون خمس اواق صدقة (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزر ۲ ص ۱۲۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزر اول ص ۳۹)



سونے کا نصاب | سونے کا نصاب بینل دینار یعنی تقریباً سات تولہ یا ۸۱ گرام سونا ہے۔ ۱۰

نقد روپیہ کا نصاب | نقد روپیہ کا نصاب دو سو درہم (یعنی تقریباً ۵۲ ۱/۲ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی ہے) ۱۱

نوٹ :- کاغذ کے نوٹ بینک کے وعدہ اور حکومت کی ضمانت کی بنیاد پر نقد روپیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور نقد روپیہ ہی سمجھے جاتے ہیں لہذا ان کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیے۔

زمین کی پیداوار کا نصاب | زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے ۱۲

(یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۹ کلو گرام)  
کھجور وغیرہ کا نصاب | کھجور کا نصاب پانچ وسق ہے (یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۹ کلو گرام)

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا كانت لك مائتا درهم و حال عليها الحول ففيها خمسة دراهم و ليس عليك شيء يعني في الذهب حتى يكون لك عشرون ديناراً (رواه ابوداؤد في كتاب الزکوٰۃ عن علیؑ وسندہ صحیح - نیل الاوطار جز ۴ ص ۱۱۸)

۱۱ عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم (رواه ابوداؤد في باب في زکوٰۃ السائمة جز ۲ ص ۲۲۸ وسندہ صحیح - نیل الاوطار جز ۴ ص ۱۱۸)

۱۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جز ۲ ص ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جز ۱ ص ۳۹)

۱۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس في ما دون خمسة أوسق من التمر صدقة (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جز ۱ ص ۳۹)



# زکوٰۃ کی شرح

## اونٹوں کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	اونٹوں کی تعداد
کوئی زکوٰۃ نہیں ہے	۱ تا ۴
ایک بکری ہے	۵ تا ۹
۲ بکریاں ہے	۱۰ تا ۱۴
۳ بکریاں ہے	۱۵ تا ۱۹

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یس فیما دون خمسة ذود صدقة من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الوری جزر ۲ ص ۱۴۳) و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزر اول ص ۳۹) وفي رواية ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس فیها صدقة (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت خمساً من الابل ففيها شاة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

۳۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فمادونها من الغنم من کل خمس شاة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

۴۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فمادونها من الغنم من کل خمس شاة (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)



## شرح زکوٰۃ

## اونٹوں کی تعداد

۴ بکریاں لے

۲۰ تا ۲۴

ایک ایک سالہ اونٹنی

۲۵ تا ۳۵

اگر ایک سالہ اونٹنی تہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا دو سالہ اونٹنی لے لے اور زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔

اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لے، پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ اسے کچھ دے اور نہ اس سے مزید کچھ لے۔

لے فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فمادونہا من الغنم من کل خمس شاة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم ۱۴۶/۲)

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بلغت خمساً وعشرین الی خمس وثلاثین ففیہا بنت مخاض انثی (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقة بنت مخاض ولیست عنده وعندہ بنت لبون فانہا تقبل منه ویعطیہ المصدق عشرين درهما او شاتین فان لم یکن عنده بنت مخاض علی وجھها وعندہ ابن لبون فانه یقبل منه ولیس معہ شیء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العرض فی الزکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۴۴)

## اونٹوں کی تعداد

۳۶ تا ۴۵

## شرح زکوٰۃ

ایک دو سالہ اونٹنی

اگر دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس سے  
تین سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن  
زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے ۲۰ درہم  
یا دو بکریاں واپس کرے

یا

ایک سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن  
زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ وصول  
کرنے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں  
اور دے۔ لے

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت سنّاً وثلاثین الى خمس واربعین  
ففيها بنت لبون انثى (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶) قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقة، بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة  
ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتین ومن بلغت صدقة، بنت لبون وليست  
عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطى معها عشرين درهما او  
شاتین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست  
عنده جزء ۲ ص ۱۴۵)



## اونٹوں کی تعداد

۴۶ تا ۶۰

## شرح زکوٰۃ

ایک سہ سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو گئی ہو اسے اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس کے بدلہ میں ۴ سالہ اونٹنی لے لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو دو سالہ اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ وصول کرنے والے کو دو بکریاں یا ۲۰ درہم اور دے دے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستاً واربعین الی ستین ففيها حقة طروقة الجمل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جز ۲ ص ۱۴۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او ثاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الابنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطى ثاتين او عشرين درهما (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده جز ۲ ص ۱۴۵)

## اونٹوں کی تعداد

۶۱ تا ۷۵

## شرح زکوٰۃ

ایک چار سالہ اونٹنی لے اگر چار سالہ  
اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والا ایک  
سہ سالہ اونٹنی دے اور اس کے ساتھ  
اگر دو بکریاں میسر ہوں تو دو بکریاں  
مزید دے یا ۲۰ درہم دے لے

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت واحدة وستین الى خمس وسبعين  
ففيها جذعة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة  
وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها  
شاتين ان استيسر ناله او عشرين درهما (صحیح بخاری باب من بلغت عنده  
صدقة بنت مخاض وليست عنده جزء ۲ ص ۱۴۵)



## شرح زکوٰۃ

## اونٹوں کی تعداد

۲ دو سالہ اونٹنیاں لے	۷۶ تا ۹۰
۲ سہ سالہ اونٹنیاں جو جفتی کے قابل ہو گئی ہوں لے	۹۱ تا ۱۲۰
ہر ۴۰ پر ایک دو سالہ اونٹنی اور	۱۲۰ سے زائد
ہر ۵۰ پر ایک سہ سالہ اونٹنی۔	

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت یعنی ستا و سبعین الی تسعین ففیہا بنتا لبون (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت احدى وتسعین الی عشرين ومائة ففیہا حقتان طروقتا الجمل (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا زادت علی عشرين ومائة ففي كل اربعین بنت لبون وفي كل خمسين حقة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزر ۲ ص ۱۴۶)

# گایوں کی زکوٰۃ کی شرح

## شرح زکوٰۃ

کوئی زکوٰۃ نہیں لے

ہر ۳۰ پر ایک ایک سالہ بچھڑا اور

ہر ۴۰ پر ایک گائے جس کے دو

دانت نکل آئے ہوں لے

## گایوں کی تعداد

۳۰ سے کم

۳۰ اور ۳۰ سے زائد

لے عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہ ان یاخذ

من البقر من کل ثلاثین بقرة تبيعاً ومن کل اربعین بقرة مسنة (رواہ الحاکم

وسندہ صحیح۔ المستدرک ۳۹۸/ ونیل الاوطار ۱۱۳/)



## بکریوں کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	بکریوں کی تعداد
کوئی زکوٰۃ نہیں لے	۲۰ سے کم
ایک بکری لے	۲۰ تا ۱۲۰
دو بکریاں لے	۱۲۱ تا ۲۰۰
تین بکریاں لے	۲۰۱ تا ۳۰۰
ہر سو پر ایک بکری لے	۳۰۰ سے زائد

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعین شاة واحدة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعین الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلاثمائة ففيها ثلاث فاذا زادت على ثلاثمائة ففي كل مائة شاة (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

# چاندی کی زکوٰۃ کی شرح

## شرح زکوٰۃ

کوئی زکوٰۃ نہیں لے

## چاندی کی مقدار

نصاب (یعنی  $\frac{1}{5}$  ۵۲ تولہ یا  
۹۱۲ گرام) سے کم

نصاب (یعنی  $\frac{1}{5}$  ۵۲ تولہ یا  
۹۱۲ گرام) کے برابر :  
نصاب (یعنی  $\frac{1}{5}$  ۵۲ تولہ یا  
۹۱۲ گرام) سے زائد :

(یعنی چاندی کی کل مقدار کا  
 $\frac{1}{5}$  چالیسواں حصہ) لے

www.site-e-mustaqeem.net

لے فان لم تكن الاتسعين ومائة فليس فيها شيء (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم  
جزء ۲ ص ۱۴۶)

لے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الرقة ربع العشر (صحیح بخاری باب  
زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)



# نقدروپیہ کی زکوٰۃ کی شرح

## نقدروپیہ کی مالیت

## شرح زکوٰۃ

کوئی زکوٰۃ نہیں لے

۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت سے کم۔

۲ (یعنی کل تعداد کا چالیسواں حصہ)

۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱ عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی تسعین ومائۃ شئ فاذا بلغت مائتین ففيها خمسة دراهم (ابوداؤد باب زکوٰۃ السائمتہ ۲۲۸/۱ وسندہ صحیح - نیل الاوطار ۱۱۷/۴)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي الرقة ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۲۶) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فماتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم (رواه ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمتہ جزء اول ص ۲۲۸ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۷)

## سونے کی زکوٰۃ کی شرح

### سونے کی مقدار

### شرح زکوٰۃ

کوئی زکوٰۃ نہیں لے

۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے سے کم۔

۲۰ دینار (یعنی سات تولہ یا ۸۱ گرام) [۱] یعنی کل مقدار کا چالیسواں حصہ سونے کے برابر یا زائد

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ عن علیؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس عليك شیء یعنی فی الذم حتی یكون لك عشرون دیناراً (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائتہ جزء اول ص ۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۸)

۲۔ عن علیؑ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا كانت لك عشرون دیناراً و حال علیہا الحول فغیرها نصف دینار فما زاد فبحساب ذلك (رواہ ابوداؤد باب فی زکوٰۃ السائتہ جزء اول ص ۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۸)



# زمین کی پیداوار (یعنی غلہ، کھجور وغیرہ کی زکوٰۃ کی شرح

## شرح زکوٰۃ

کوئی زکوٰۃ نہیں لے

## پیداوار کی مقدار

۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹ کلو گرام) سے کم۔

۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹ کلو گرام) کے برابر یا اس سے زیادہ :-

۱/ (یعنی کل پیداوار کا دسواں حصہ) ۱

۲/ (یعنی کل پیداوار کا دسواں حصہ) ۲

۳/ (یعنی کل پیداوار کا بیسواں حصہ) ۳

(۱) خود رو پیداوار .....

(۲) اُس زمین کی پیداوار جو بارش یا چشمنے یا نہر سے سیراب کی گئی ہو۔

(۳) اُس زمین کی پیداوار جو کنویں سے

چَرَس وغیرہ کے ذریعہ سیراب کی گئی ہو۔

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة (صحیح

بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ما اُدّی زکوٰۃ فلیس بکنز عن ابی سعید جز ۲ ص ۱۳۳)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السماء والعیون او کان عشرًا

العشر وما سقی بالنضح نصف العشر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العشر فیما

یسقی من ماء السماء جز ۲ ص ۱۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما

سقت الانهار والغیم العشر و فیما سقی بالسانية نصف العشر (صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ باب ما فیہ العشر ونصف العشر جز ۱ ص ۳۹۱)

## دفعینہ کی زکوٰۃ کی شرح

دفعینہ کی کل مقدار یا تعداد کا  $\frac{1}{5}$  (یعنی پانچواں حصہ) ہے

www.sirat-e-mustaqeem.net

---

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي الركاذا الخمس (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ  
باب فی الركاذا الخمس جزر ۲ ص ۱۶)



# زکوٰۃ کس کو دی جائے

زکوٰۃ امیر کو دی جائے لہ

## زکوٰۃ کے مصارف

امیر کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کو مندرجہ ذیل مدوں میں صرف کرے۔

- ۱۔ فقراء کی امداد،
- ۲۔ مساکین کی امداد،
- ۳۔ زکوٰۃ کے وصول کرنے والوں کی تنخواہیں،
- ۴۔ نو مسلموں کی تالیف قلوب،
- ۵۔ غلاموں کو آزاد کرانا،

لہ قال اللہ تعالیٰ خذ من اموالہم صدقة (التوبة - ۱۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ) فخذ منهم (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة جز ۲ ص ۱۲۷)

- ۶۔ قرضداروں کے قرضہ کی ادائیگی،  
 ۷۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں، عہ  
 ۸۔ مسافروں کی امداد، لہ

www.sirat-e-mustaqeem.net

۷۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْجُمَلِیْنَ عَلَیْہَا  
 وَالْمَوْلَفَةِ قُلُوبِہُمْ دَفِی الرِّقَابِ وَالْغُرَمِیْنَ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیضَتَہُ مِنْ  
 اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (التوبة - ۶۰) عہ مساجد و مدارس میں زکوٰۃ کی رقم خرچ  
 کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔



# متفرق مسائل

زکوٰۃ پیشگی بھی دی جاسکتی ہے ۱

امیر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر سکتا ہے ۲

زکوٰۃ دے کر احسان نہ رکھے۔ ۳

زکوٰۃ میں اپنی پسندیدہ چیز دے۔ ناکارہ اور ناپاک چیز نہ دے۔ ۴

۱۔ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقة فقيل منع ابن جمیل و خالد بن الولید و

عباس بن عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یقیم ابن جمیل الا انہ کان

فقیرا فاغناه اللہ و رسولہ و اما خالد فانکم تظلمون خالد اقد احتبس ادراعه و اعتدہ

فی سبیل اللہ و اما العباس ابن عبد المطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی علیہ صدقة و مثلها معہا و فی رواية لمسلم فی علی و مثلها معہا (صحیح بخاری

کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ و فی الزکاب جزر ۲ ص ۱۵ و صحیح مسلم کتاب

الزکوٰۃ باب تقدیم الزکوٰۃ و منعہا جزر اول ص ۳۹)

۲۔ قال اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء و المسکین و العالین علیہا (التوبة - ۶۰)

۳۔ قال اللہ تعالیٰ لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذی (البقرة - ۲۶۳)

۴۔ قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران - ۹۲) انفقوا من

طیبت ما کسبتم (البقرة - ۲۶۷) ولا یتیموا الخبیث منہ تنفقون (البقرة -

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور یا عجیب دار جانور یا سانڈ نہ دے سوائے  
اس صورت کے کہ عامل اُسے قبول کر لے

جب امیر کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو زکوٰۃ دینے  
والا اُسے راضی کر کے رخصت کرے خواہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ظلم ہی  
کیوں نہ کرے

(نوٹ :- ظلم کی شکایت امیر سے کی جاسکتی ہے)

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یُخرج فی الصدقة ہرمة ولا ذات عوار  
ولا تیس الا ما شاء المصدق (صحیح بخاری باب لا تؤخذ فی الصدقة ہرمة جزء  
۲ ص ۱۴۷)

۱۱ جاء ناس من الاعراب الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من  
المصدقین یا تؤننا فیظلموننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضو  
مصدقیکم (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ارضاء السعاة جزء اول ص ۳۹۷)  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاكم المصدق فليصد عنکم وهو عنکم  
راضی (صحیح مسلم باب ارضاء الساعی ما لم یطلب حراماً جزء اول ص ۴۳۵)



زکوٰۃ وصول کرنے والا چھانٹ چھانٹ کر بہترین مال نہ لے لے  
 زکوٰۃ وصول کرنے والا مویشی کو اپنے مستقر پر نہ منگوائے اور نہ  
 زکوٰۃ دینے والا مویشی کو دور لے جائے بلکہ زکوٰۃ مالکوں کے مکانوں پر  
 لی جائے۔<sup>۱</sup>

متفرق مال یا مویشی کو اکٹھا نہ کیا جائے اور مجتمع مال کو متفرق نہ کیا  
 جائے۔<sup>۲</sup>

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوق کرائم اموال الناس (صحیح بخاری  
 جزء ۲ ص ۱۴۷ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتہم الا  
 فی دورہم [رواہ احمد ورواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب ابن تصدق  
 الاموال جزء اول ص ۲۳۲ وصحیح الترمذی (عون المعبود) وفيہ محمد بن اسحق وقد  
 صرح التحدیث فی روایۃ احمد وسکت علیہ المنذری والحافظ وفی الباب عن  
 عمران عند احمد والترمذی وصحیح الترمذی - مرعاة المفاتیح جلد ۴ ص ۲۱]

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشية  
 الصدقة (صحیح بخاری باب لا یجمع بین متفرق جزء ۲ ص ۱۴۵)

جب زکوٰۃ وصول کرنے والا غلہ وغیرہ کا تخمینہ کرے تو تخمینہ کی مقدار میں سے اس مقدار کا تنہائی یا چوتھائی چھوڑ کر باقی مال پر زکوٰۃ لے لے

زکوٰۃ وصول کرنے والا زیادہ مال وصول نہ کرے بلکہ اونٹنی، گائے وغیرہ کو جب پانی پلانے لے جائے تو پانی پلانے کی جگہ پر دودھ دودھ کر مستحقین کو پلائے۔

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وصحاح ابن حبان بلوغ جزء ۹ ص ۱۴ وصحاح الحاکم والذہبی۔ المستدرک جزء اول ص ۱۴)

۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقة کما نعمنا (رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ الالبانی۔ التعليقات جزء اول ص ۵۶۶)

۱۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن حقها طلبها یوم وردھا (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول ص ۲۹۴) ومن حقها ان تحلب علی الماء (صحیح بخاری باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۳۲)



مادہ کو گنہگار بنانے کے لئے اگر کوئی شخص نر کو عاریۃً طلب کرے تو نر اسے دے دے، مویشی کا ڈول عاریۃً دوسرے کو دے، مادہ کو عاریۃً دودھ پینے کے لئے کسی مستحق کو دے اور سواری کے جانور کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عاریۃً سواری کے لئے دے۔ اگر ایسا نہ کریگا تو قیامت کے روز بڑا سخت عذاب ہوگا۔ ۱۷

آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔ ۱۸  
 آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عامل نہ بنایا جائے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے انہیں مالی زکوٰۃ میں سے اجرت نہ دی جائے۔ ۱۹

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم لا یؤدی حقہ الا اقد لہا یوم النقیمۃ بقاع قرقر تطوہ . . . . . قلنا وما حقہا قال اطراق فحل واعادۃ دلوہا و منیختہا و حلبہا علی الماء و حمل علیہا فی سبیل اللہ (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزر اول ص ۳۹۶)

۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یأکلون الصدقۃ (صحیح بخاری باب ان الصدقۃ التمر عند صرام النخل جزر ۲ ص ۱۵۶)

۱۹ قال عبد المطلب والفضل بن عباس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئنا لتؤمرنا علی بعض هذه الصدقات فتؤدی الیک کما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون قال . . . . . ان الصدقۃ لا تنبغی لآل محمد (صحیح مسلم باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقۃ جزر اول ص ۴۳۳)



آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مندرجہ ذیل لوگ مراد ہیں :-  
 ① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات علیہ  
 ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد علیہ  
 ③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی اولاد علیہ  
 اُس سامان کی بھی زکوٰۃ ادا کرے جو فروخت کرنے کے لئے مہیا  
 یا تیار کیا گیا ہو۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصبیح لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) الا صاع  
 ولا امسئ وانهم لتسعة ابيات (صحیح بخاری کتاب البیوع باب الرهن فی الحضر  
 جز ۳ ص ۱۸۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان آل محمد (صلی اللہ علیہ  
 وسلم) لا يأكلون الصدقة (صحیح بخاری باب اخذ صدقة التمر عند مرام النخل  
 جز ۲ ص ۱۵۶)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد المطلب والفضل بن عباس . . . .  
 ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) {صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب  
 ترك استعمال آل النبی علی الصدقة جز ۱ ص ۴۳۳}

۴۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ اخذ من اموالهم صدقة (التوبة - ۱۰۳) عن سمرة  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعد  
 للبیع (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب العروض اذا كانت للتجارة جز ۱ ص ۲۲۵)  
 سکت علیہ المنذری وحسنہ ابن عبد البر۔ عون المعبود شرح ابی داؤد



زبور کی زکوٰۃ بھی ادا کرے اگرچہ وہ پہنا جاتا ہو۔ لے  
 زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کے لئے اس طرح دعا کرے:  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اِلِ فُلَانٍ۔ لے اللہ آل فلاں پر رحمت بھیج (فلاں  
 کی جگہ دینے والے کا نام لے) لے

لے قال اللہ تعالیٰ خذ من اموالہم صدقة (التوبة - ۱۰۳) قالت عائشة دخل  
 علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأی فی یدی فتحات من ورق فقال ما هذا یا  
 عائشة فقلت صنعتہن اتزین لک یا رسول اللہ قال أتودین زکاتہن قلت  
 لا اوما شاء اللہ، قال ہو حبک من النار (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الكنز  
 ما ہو زکوٰۃ الحلی جزء ۱ ص ۲۲۵ وسندہ صحیح۔ عون المعبود) عن ام سلمة قالت  
 کنت البس اوضاحاً من ذهب فقلت یا رسول اللہ اکنز هو فقال ما بلغ ان  
 تؤدی زکاتہ فزکی فلیس بکنز [ابوداؤد باب الكنز ما ہو جزء اول ص ۲۲۵  
 جیدہ العراقی (عون المعبود) وصحیح الحاکم۔ بلوغ ۹/۲۴] ان امرأة اتت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من  
 ذهب فقال أعطین زکوٰۃ هذا قالت لا، قال ایسرتک ان یسورک  
 اللہ بہما یوم القیمة سوارین من نار [ابوداؤد باب الكنز ما ہو جزء ۱ ص ۲۲۵۔  
 صحیح ابن القطان وقال المنذری لا تمقال فیہ (عون المعبود)۔ سندہ جیدہ۔  
 بلوغ ۹/۲۴] و فی الباب عن اسماء بنت یزید عند احمد وسندہ حسن (بلوغ ۹/۲۴)  
 لے اذا اتاہ رجل بصدقة قال اللهم... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)



مال یا مویشی نصاب سے کم ہو تب بھی اگر کوئی شخص چاہے تو  
 زکوٰۃ وصول کرنے والے کو صدقہ دے سکتا ہے ۱  
 غلام اور گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ۲  
**فقیر اور مسکین کی تعریف** | فقیر وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے  
 راستہ میں روک لئے جائیں اور کسب  
 معاش نہ کر سکیں اور کسی سے چپٹ کر سوال بھی نہ کریں ۳

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا  
 صدقۃ الا ان یشاء ربُّہا.... فان لم تکن الاتسحین ومائۃ فلیس فیہا شئ الا  
 ان یشاء ربُّہا (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۲۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبده ولا فی فرسه  
 (صحیح بخاری باب لیس علی المسلم فی عبده صدقۃ جزء ۲ ص ۱۲۹ و صحیح مسلم باب  
 لا زکوٰۃ علی المسلم فی عبده جزء اول ص ۳۹۱)

۳۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یتطیعون  
 ضرباً فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التّعفف تعرفہم بسیمتہم لا یسلون  
 الناس الخافاً (البقرۃ - ۲۷۳)



مسکین وہ نہیں جو در بدر مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو غنی حاصل نہ ہو کہ اُسے مزید روپیہ سے لا پرواہ کر دے (یعنی جس کی آمدنی ضرورت سے کم ہو نہ لوگ اس کی حالت سے واقف ہو اور نہ وہ خود کسی سے چمٹ کر سوال کرے۔ لہٰذا

www.sirat-e-mustaqeem.net

لہٰذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی ترّده الأکلة والاکلتان ولكن المسکین الذی لیس له غنی ویستحي اولا یسأل الناس الخافا (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ لایسألون الناس الخافا جزر ۲ ص ۱۵۳) وفي رواية لا یجد غنی یغنیه ولا یفطن له فیتصدق علیه ولا یقوم فیسأل الناس (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ لایسألون الناس الخافا جزر ۲ ص ۱۵۴) وصحیح مسلم کتاب الزکوة باب المسکین الذی لا یجد غنی جزر اول ص ۴۱۴ واللفظ للبخاری

# زکوٰۃ الفطر (فطرہ)

۱۔ زکوٰۃ الفطر سے مراد طعام کی وہ مقدار ہے جو  
(۱) رمضان کے صیام کو لغو اور بے حیاتی کی باتوں سے پاک کرنے

اور

(۲) عید الفطر کے دن مساکین کے کھانے

کے لئے رمضان کے اختتام پر دی جائے گا

۲۔ زکوٰۃ الفطر ہر صاحب خانہ پر اپنے گھر کے ہر مسلم فرد کی طرف سے  
ادا کرنا فرض ہے خواہ وہ فرد غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت،  
چھوٹا ہو یا بڑا۔

۳۔ زکوٰۃ الفطر کے سلسلہ میں ہر فرد کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے۔  
نوٹ :- ایک صاع =  $\frac{1}{2}$  کلو گرام

۱۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طمۃ للصیام من اللغو والرفث و  
طعمۃ للمساکین (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اول ص ۲۳۲۔ سندہ صحیح۔ نیل  
الاطار جزء ۴ ص ۱۵۷)

۲۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر علی العبد  
والحر والذکر والانثی والصغیر والكبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ  
الفطر جزء ۲ ص ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین جزء اول ص ۳۹۲ واللفظ  
للبخاری) ۳۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر (صحیح  
بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ ص ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر



طعام سے مراد وہ چیز ہے جو کسی گھر میں عموماً کھائی جاتی ہے۔ مثلاً  
 گیہوں، جو، جوار، چاول وغیرہ یہ  
 زکوٰۃ الفطر امیر کے حوالہ کرے یہ  
 زکوٰۃ الفطر عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کی جائے۔  
 زکوٰۃ الفطر عید الفطر سے دو تین دن پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے یہ

۱۔ عن ابی سعید قال کنا نخرج فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعاً من  
 طعام وقال ابو سعید وکان طعامنا الشیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب  
 الزکوٰۃ باب الصدقة قبل العید جزء ۲ ص ۱۶۲)

۲۔ عن ابی ہریرۃؓ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ  
 البخاری تعلیقاً فی کتاب الوكالة باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ ص ۱۳۲ و  
 وصلہ النسائی والاسماعیلی۔ فتح الباری جزء ۵ ص ۳۹۲۔ سندہ صحیح)

۳۔ امرکھا ان تؤدّی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب  
 فرض صدقة الفطر جزء ۲ ص ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الامر باخراج زکاة الفطر  
 قبل الصلوٰۃ جزء اول ص ۳۹۳ واللفظ للبخاری)

۴۔ کاذوا یعطون قبل الفطر بیوم اویومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقة  
 الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ ص ۱۶۲) عن ابی ہریرۃؓ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بحفظ زکوٰۃ رمضان..... فرصتہ الثالثۃ (صحیح بخاری کتاب الوكالة باب اذا وکل  
 رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ ص ۱۳۲ رواہ البخاری تعلیقاً ورواہ النسائی والاسماعیلی  
 موصولاً۔ فتح الباری جزء ۵ ص ۳۹۲ وسندہ صحیح)



# اسلام کا معاشی نظام

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی پتھر ہے لیکن اسلامی حکومت کے لئے ذریعہ آمدنی صرف زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی بھی ہیں مثلاً خراج، جزیہ، خمس، فے، صدقات۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صدقات وصول کرتے تھے تاہم صدقات ایک ایسا ذریعہ آمدنی ہے جس کے لئے عموماً نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ کوئی شرح مقرر ہے۔ اسلامی حکومت کو جب ضرورت ہو وہ عوام کو صدقات کے لئے ترغیب دے سکتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صدقات کے لئے ترغیب دی تو حضرت ابو بکرؓ نے گھر کا تمام اثاثہ لاکر پیش کر دیا اور حضرت عمرؓ نے گھر کا نصف اثاثہ لاکر پیش کر دیا۔

اسلامی معاشی نظام کی بنیاد دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر ہے اور جو نظام اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر قائم ہو اس میں کسی قسم کی خرابی کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک مالدار آدمی اگر کسی غریب کو کھلاتا پلاتا ہے تو اس کے کھلانے پلانے میں اس کی نیت دنیا طلبی نہیں ہوتی بلکہ خالق



کائنات کو خوش کرنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ  
لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَ لَا  
شُكُورًا ○ (ہل اقی - ۹)

(مالدار آدمی مساکین، یتامی وغیرہ کو  
خطاب کر کے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف  
اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔  
ہم تم سے نہ (اس کا) صلہ لینا چاہتے  
ہیں اور نہ (تم سے) شکر گزاری کے  
طلبگار ہیں۔

جب دینے والوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس معاشی نظام  
کو اسلامی معاشی نظام کہا جاسکتا ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہو تو پھر ایسے معاشی  
نظام کو اسلامی معاشی نظام کہنا اسلام کا مذاق اڑانا اور اس کو بدنام کرنا  
ہے۔

## جذبہ رضا جوئی کے نتائج

جب کسی فرد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے  
تو پھر اس میں مندرجہ ذیل خصائل حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) مال کی محبت جاتی رہتی ہے، حرص اور لالچ ختم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ يُؤَقِّ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ  
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (التغابن - ۱۶)

اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچالیا  
گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۲) حلال کمائی کا جذبہ صادق پیدا ہوتا ہے۔ حرام کمائی سے بچنے کا

ہر وقت خیال رہتا ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کرنے کی پوری کوشش کی جاتی



ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب یہ نہیں چاہتا کہ کمائی کے لئے حرام طریقہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لے۔ اس طرح حق تلفی، جھوٹ، فریب، چوربازاری، رشوت ستانی جیسے تمام جرائم کا عدم ہو جاتے ہیں۔  
مندرجہ بالا خصائل کے نتیجے میں لوٹ کھسوٹ اور لٹکاثر کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ بخل جاتا رہتا ہے۔ نفس غنی ہو جاتا ہے اور ہر فرد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ہر وقت اپنے مال کو خرچ کرنے کا منتظر رہتا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ غِنًى اسباب کی کثرت سے حاصل  
وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الغنی غنی النفس  
۱۱۸ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب لیس الغنی  
عن کثرة العرض ۱۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا،  
كَفَافًا وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ جسے کفایت کرنے والا رزق دیا گیا اور  
(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فی الکفاف  
والقناعة ۱۲۲)  
جسے اللہ نے اس مال پر جو اسے اللہ  
نے دیا ہے قناعت کی توفیق عطا  
فرمائی۔

اسلامی معاشرہ میں مالدار یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے مال میں غریب کا بھی حق ہے۔ وہ اپنے مال کو غریب کا حق سمجھ کر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-



وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ  
وَالْمَحْرُومِ ○ (الزَّارِيَّت - ۱۹)

متقین یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے  
اپنے مالوں میں سائل اور محتاج کا بھی  
حصہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-  
وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ  
مَّخْلُومٌ ○ لِّلسَّائِلِ  
وَالْمَحْرُومِ ○ (المعارج ۲۴ و ۲۵)

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے  
والوں اور ناداروں کا مقررہ حصہ ہوتا  
ہے (وہ بے صبرے نہیں ہوتے)۔

مزید برآں اسلامی معاشرہ میں ہر مسلم اس بات پر ایمان رکھتا ہے  
کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی اُسے دیا جا رہا ہے وہ غریبوں کی وجہ سے  
دیا جا رہا ہے لہذا وہ خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتا بلکہ فیاضی کے ساتھ اپنے مال  
کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے جن لوگوں کے لئے اُسے دیا گیا ہے۔ حضرت  
مصعب بن سعدؓ کہتے ہیں :-

رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ  
تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا  
بِضَعْفَائِكُمْ (صحیح بخاری کتاب الجہاد  
باب من استعان بالضعفاء والصالحين  
سعد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کو دوسروں  
کے مقابلہ میں خوشحالی و فارغ البالی عطا  
ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: ”تم کو تمہارے کمزوروں ہی  
کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق  
عطا کیا جاتا ہے۔“

فی الحرب جزو ۴ ص ۴۲

الغرض اسلامی معاشرہ معاشی مسائل سے دوچار نہیں ہوتا۔ اگر  
مالدار کو رزق ملتا ہے تو غریب بھی محروم نہیں رہتا۔ اسی طرح اسلامی

حکومت بھی روپیہ کی کمی سے پریشان نہیں ہوتی اس لئے کہ اگر زکوٰۃ، خراج وغیرہ کی آمدنی نا کافی ہو تو صدقات اس کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

جامعہ اسلامی  
(رجسٹرڈ)



# جماعت المسلمین کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

- ۱۔ توحید المسلمین
- ۲۔ صلوٰۃ المسلمین
- ۳۔ حج المسلمین
- ۴۔ دَعَوَات المسلمین (مسنون دعائیں)
- ۵۔ برہان المسلمین (حجیت حدیث)
- ۶۔ صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (اس کے مآخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں)
- ۷۔ تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
- ۸۔ تلاش حق (تقلید پر)
- ۹۔ التحقیق فی جواب التقليد۔
- ۱۰۔ منہاج المسلمین (اسلام کا ضابطہ حیات)
- ۱۱۔ ذہن پرستی
- ۱۲۔ تفسیر قرآن مجید (جلد اول) (زیر کتابت)
- ۱۳۔ زکوٰۃ المسلمین

## جماعت المسلمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک و تعالیٰ . اللہ کے سوا کوئی نہیں  
ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں  
ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں  
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام : مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں  
بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں  
وجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

## جماعت المسلمین

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے

ساتھ تعاون فرمائیں۔

یہ فلت مفت طلب فرمائیں۔

مسجد المسلمین - کوثر نیازی کالونی -  
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۲۲